سورة الانبیاء

آیات ۹۴ - ۱۱۲

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَ حَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ
اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾
وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ
كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً
مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَ كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ
مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِىْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ
خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ
نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾
وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ
عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَ اِنْ اَدْرِىْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ
يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَ يَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنْ اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ
رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء

مكية

آیات 112

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

تمام انبیاء کی دعوت کا محور توحید اور دین کی دعوت و اقامت ہے؛ نجات اسی میں ہے، رسول اللہ ﷺ کی بعثت پوری انسانیت کے لیے رحمت ہے۔ جو اس دعوت کو رد کریں گے وہ خسارے میں رہیں گے، جبکہ زمین کی وراثت صالحین کو ملے گی۔

قریش کو انذار و تنبیہ - توحید کے دلائل اور انکارِ رسالت پر وعید

آیات 1-47

آیات 1 تا 15
قریش کے لیے اتمامِ حجت: انذار
مکذبین کو یاد دہانی- تاریخ عالم کا حوالہ

آیات 16 تا 29
کائنات کی حقیقت اور انجام:
توحید کا اثبات اور شرک کی تردید

آیات 30 تا 41
کائنات کی نشانیوں سے استدلال
اور کفار کے اعتراضات کا جواب

آیات 42 تا 47
دعوتِ حق کا غلبہ اور منکرین کو انجام
کی تنبیہ

تاریخ نبوت اور کارِ نبوت

آیات 48-91

آیات 48 تا 50
موسیٰؑ وہارونؑ کا ذکر- قرآن و
تورات کی مشترکہ دعوتِ توحید

آیات 51 تا 73
ابراہیم علیہ السلام کی توحیدی
خدمات—عقیدۂ توحید

آیات 74 تا 77
لوطؑ اور نوحؑ کی نجات
مجرمین کی ہلاکت

آیات 78 تا 86
صابر و شاکر انبیاء کی مثالیں
اہل ایمان کی حوصلہ افزائی

آیات 87 تا 90
خدا کی قدرت و حکمت کے
مظاہرے -یونس، زکریا، یحییٰ،
۹۱ علیہم السلام کا حوالہ

آیات 91
اللہ کی قدرت کی نشانی:
حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ

اختتامیہ -دعوتِ انبیا کا تسلسل اور آخری فیصلے کی تنبیہ

آیات 92 -112

آیات 92 تا 95
تمام انبیاء کی ایک ہی ملت کی طرف
دعوت، توحید کی ملت- پھر لوگوں کا
اختلاف

آیات 96 تا 106
قربِ قیامت کی تنبیہ
اہل شرک کا انجام
اہل ایمان و توحید کا انجام

آیات 107 تا 112
آپ ﷺ رحمت اللعالمین اور آپؐ
پر ایمان لانے کی دعوت
مسلمانوں کو اقتدار حاصل ہو گا

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا كُفۡرَانَ لِسَعۡيِهٖ‌ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوۡنَ ۝٩٤ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَاۤ اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ۝٩٥ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتۡ يَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ يَّنۡسِلُوۡنَ ۝٩٦

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ - پس جو عمل کرے نیک

صٰلِحٰت : نیک / اچھے - صَالِحَةُ کی جمع

وَهُوَ مُؤۡمِنٌ - اس حال میں کہ ہو وہ مومن

فَلَا كُفۡرَانَ لِسَعۡيِهٖ - تو کوئی ناقدری نہیں (ہوگی) اس کی کوشش کی

كُفْرَان : ناقدری، ناشکری

سَعْی : کوشش

وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوۡنَ - اور بیشک ہم اس کو لکھنے والے ہیں

كَاتِب : لکھنے والا - اس کی جمع كَاتِبُون

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَاۤ - اور حرام (ناممکن) ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کیا

اَهْلَكَ... ہلاک کرنا (IV)

اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ - (کہ وہ لوٹیں) یقیناً وہ نہیں لوٹیں گے

رَجَعَ يَرْجِعُ ، رُجُوْعٌ : لوٹنا

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتۡ يَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ - یہاں تک کہ جب کھول دیے جائیں گے یاجوج ماجوج

فَتَحَ... کھولنا

وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ - اور وہ ہر بلندی سے

(ح د ب) کسی چیز کا ابھار، اونچائی، یا ابھری ہوئی جگہ

حَدِبَ يَحْدَبُ حَدَبًا : کُبڑا ہونا، ابھرا ہوا ہونا، خمیدہ ہونا

أَحْدَب : کُبڑا، جس کی پشت اُبھری / خمیدہ ہو

اردو میں : محدب (عدسہ - درمیان سے ابھرا ہوا)، تحدیب (خمیدہ / گول کیا ہوا یعنی نرم کیا ہوا، جس کی سختی کم کی گئی)

وَ اقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبۡصَارُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ یٰوَیۡلَنَا قَدۡ کُنَّا فِیۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا بَلۡ کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّکُمۡ وَ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ

یَّنۡسِلُوۡنَ - دوڑتے ہوئے آئیں گے

نَسَلَ یَنْسُلُ ، نَسْلَانًا: الگ ہونا، نکلنا، دوڑتے آنا

نسل (اردو): ایک نسل (generation) دوسری سے نکلتی ہے- وہ "نسل" کہلاتی ہے

وَ اقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ - اور بالکل قریب آجائے گا سچا وعدہ

اِقْتَرَبَ یَقْتَرِبُ ، اِقْتِرَابًا: قریب آنا (VIII)

فَاِذَا هِیَ - تو اچانک یہ ہوگا کہ

اِذَا: مفاجاتیہ - (جو اچانک یا غیر متوقع واقعہ کے بیان کے لیے آتا ہے، اچانک/دفعتاً کے معنی)

شَاخِصَةٌ اَبۡصَارُ - کھلی کی کھلی رہ جائیں گی آنکھیں

شَخَصَ یَشْخَصُ ، شُخُوص: اٹھنا، جم جانا، نمایاں ہونا

شَاخِصَةٌ (اَبْصار) پتھرائی ہوئی (آنکھیں)

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا - اُن لوگوں کی جنھوں نے کفر کیا

یٰوَیۡلَنَا - یا (وہ کہیں گے) ہائے ہماری بربادی

وَیْل: کلمہ حسرت وندامت

قَدۡ کُنَّا فِیۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا - یقیناً تھے ہم غفلت میں اس (وعدے) سے

بَلۡ کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ - بلکہ ہم ہی تھے ظلم کرنے والے۔

اِنَّکُمۡ وَ مَا تَعۡبُدُوۡنَ - بیشک تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو

حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے سوا

حَصَبَ يَحْصِبُ ، حَصْبًا : پھینکنا، اچھالنا یا آگ میں جھونکنا

حَصَبُ جَهَنَّمَ - جہنم کا ایندھن ہیں

حَصَب : وہ چیز جو آگ میں ایندھن کے طور پر ڈالی (پھینکی) جاتی ہے۔

اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ - تم اسی میں داخل ہونے والے ہو

وَارِدٌ: داخل ہونے والا) ـــ اسم فاعل وُرُوْدٌ سے

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً - اگر یہ (واقعی) معبود ہوتے

هٰٓؤُلَآءِ : اسم اِشارہ (demonstrative noun)

مَّا وَرَدُوْهَا - (تو یہ) نہ داخل ہوتے اس (جہنم) میں

وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ - اور (وہ) سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ - ان کے لیے اس میں چیخنا چلانا ہوگا

زَفِيْرٌ: گدھے کی پہلی آواز

شَهِيْقٌ: گدھے کی آخری آواز

سانس کھینچ کر اس کو سینہ سے نکالنا (چیخنا چلانا)

وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ - اور وہ اس میں (کچھ) نہیں سنیں گے

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا كُفۡرَانَ لِسَعۡيِهٖ‌ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوۡنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَاۤ اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتۡ يَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ
وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ يَّنۡسِلُوۡنَ ﴿٩٦﴾ وَاقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَـقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبۡصَارُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ يٰوَيۡلَنَا قَدۡ كُنَّا فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا بَلۡ كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمۡ وَمَا
تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وَارِدُوۡنَ ﴿٩٨﴾ لَوۡ كَانَ هٰٓؤُلَاۤءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوۡهَا ‌ؕ وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّهُمۡ فِيۡهَا لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿١٠٠﴾

پھر جو نیک عمل کرے گا، اِس حال میں کہ وہ مومن ہو، تو اس کے کام کی نا قدری نہ ہو گی، اور اُسے ہم لکھ رہے ہیں، اور ممکن نہیں ہے کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہو وہ پھر پلٹ سکے، یہاں تک کہ جب یاجُوج و ماجُوج کھول دیے جائیں گے اور ہر بلندی سے وہ نکل پڑیں گے، اور وعدہ برحق کے پورا ہونے کا وقت قریب آ لگے گا تو یکایک اُن لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا کہیں گے "ہائے ہماری کم بختی، ہم اِس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے، بلکہ ہم خطا کار تھے، بے شک تم اور تمہارے وہ معبُود جنہیں تم پوجتے ہو، جہنم کا ایندھن ہیں، وہیں تم کو جانا ہے، اگر یہ واقعی خدا ہوتے تو وہاں نہ جاتے اب سب کو ہمیشہ اسی میں رہنا ہے" وہاں وہ پھنکارے ماریں گے اور حال یہ ہو گا کہ اس میں کان پڑی آواز نہ سنائی دے گی

Then whosoever does righteous works, while believing, his striving will not go unappreciated. We record them all for him. It has been ordained against every town that We ever destroyed that they shall not return (to enjoy a new lease of life) - until Gog and Magog are let loose, and begin swooping from every mound, and the time for the fulfilment of the true promise of Allah draws near, whereupon the eyes of those who disbelieved will stare in fear, and they will say: "Woe to us, we were indeed heedless of this; nay, we were wrongdoers." (They will be told): "Verily you and the gods you worshipped beside Allah are the fuel of Hell. All of you are bound to arrive there. Had these indeed been gods they would not have gone there. But (as it is), all of you shall ever abide in it." There they shall groan96 with anguish and the din and noise in Hell will not let them hear anything.

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

بہت بڑی بشارت (آیت 94)

- کہ جو شخص ایمان کے ساتھ نیک عمل کرے گا، اس کے کسی عمل کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔ یہ آیت اس مایوس کن دور میں امید کی روشنی ہے جب انسانیت نے دین کی وحدت کو توڑ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان کی سرکشی کے باوجود اپنی رحمت سے محروم نہیں کرتا۔ جو شخص ایمان، یقین، اور اخلاص کے ساتھ عمل کرے اور ہر عمل میں اللہ کی رضا کو مقصد بنائے، اس کی محنت کبھی رائیگاں نہیں جائے گی۔ ایسے لوگوں کے اعمال اللہ کے ہاں محفوظ ہوں گے اور انہیں دنیا و آخرت دونوں میں ان کا اجر ضرور ملے گا۔

ایک وارننگ (آیت 95)

- یہاں سے اختتام سورت کی آیات شروع ہو رہی ہیں لہٰذا مضمون بھی اس اکثر مکی سورتوں کے اختتام جیسا ـــ یعنی انذار (اور بالعموم آغاز بھی اسی طرح کا ہوتا ہے)۔ سورت کے آغاز میں ۔ اقترب للناس حسابھم (لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے) کا مضمون (انذار) آیا تھا۔ یہاں واقترب الوعد الحق (اس سچے وعدے کا وقت قریب آگیا ہے) کا مضمون ہے
- آیت 95 کے تین مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ جس قوم پر ایک مرتبہ عذاب الٰہی نازل ہو چکا ہو وہ پھر کبھی نہیں اٹھ سکتی۔ اس کی نشاۃ ثانیہ اور اس کی حیات تو ممکن نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ ہلاک ہو جانے کے بعد پھر اس دنیا میں اس کا پلٹنا اور اسے دوبارہ امتحان کا موقع ملنا ناممکن ہے۔ پھر تو اللہ کی عدالت ہی میں اس کی پیشی ہو گی۔ تیسرے یہ کہ جس قوم کی بدکاریاں اور زیادتیاں اور ہدایت حق سے مسلسل روگردانی اس حد تک پہنچ جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی ہلاکت کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اسے پھر رجوع اور توبہ و انابت کا موقع نہیں دیا جاتا۔ اس کے لیے پھر یہ ممکن نہیں رہتا کہ ضلالت سے ہدایت کی طرف پلٹ سکے۔

حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾

یاجوج وماجوج کا ظہور / غلبہ آثار قیامت میں سے ہے

- پر نسبتاً تفصیلی بحث (سورۃ کہف میں) آچکی ہے (اعادے کے لیے یہاں اضافی مواد کے حصے میں دوبارہ شئر کیا جارہا ہے)
- ان کے کھول دیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گے کہ جیسے کوئی شکاری درندہ یکایک پنجرے یا بندھن سے چھوڑ دیا گیا ہو۔ " وعدہ حق پورا ہونے کا وقت قریب آ لگے گا " کا اشارہ صاف طور پر اس طرف ہے کہ یاجوج و ماجوج کی یہ عالمگیر یورش آخری زمانہ میں ہوگی اور اس کے بعد جلدی ہی قیامت آ جائے گی۔
- آپ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ " قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو : دھواں، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے سورج کا طلوع، عیسیٰ ابن مریم کا نزول، یاجوج و ماجوج کی یورش، اور تین بڑے خسوف (زمین کا دھنسنا (Landslide) ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، اور تیسرا جزیرۃ العرب میں، پھر سب سے آخر میں یمن سے ایک سخت آگ اٹھے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی (یعنی بس اس کے بعد قیامت آ جائے گی)
- ایک اور حدیث میں یاجوج وماجوج کی یورش کا ذکر کرکے حضورؐ نے فرمایا اس وقت قیامت اس قدر قریب ہوگی جیسے پورے پیٹوں کی حاملہ کہ نہیں کہہ سکتے کب وہ بچہ جن دے، رات کو یا دن کو (فَإِنَّ السَّاعَةَ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ، لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَىٰ تُفَاجِئُهُمْ بِوِلَادِهَا، لَيْلًا أَوْ نَهَارًا - ابن ماجه) لیکن قرآن مجید اور حدیث میں یاجوج ماجوج کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ مترشح نہیں ہوتا کہ یہ دونوں متحد ہوں گے اور مل کر دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ قیامت کے قریب زمانے میں یہ دونوں آپس ہی میں لڑ جائیں اور پھر ان کی لڑائی ایک عالمگیر فساد کی موجب بن جائے۔
- اللہ تعالیٰ کا قیامت کو برپا کرنے کا سچا وعدہ قریب ہے، اس دن انکار کرنے والوں کی آنکھیں وحشت ناک اور وہ دہشت زدہ ہونگے

اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ حَسِیۡسَهَا ۚ وَ هُمۡ فِیۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ- بیشک وہ لوگ جن کے لیے پہلے سے طے ہو چکی ہے

سَبَقَ یَسْبِقُ ، سَبْقًا : پہلے سے طے ہونا

مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓی - ہماری طرف سے بھلائی (تو)

اَلْحُسْنٰٓی : حُسْنٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (مؤنث کا)

اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ - وہ لوگ اس سے دور رکھے گئے ہوں گے۔

(ب ع د)

اَبْعَدَ یُبْعِدُ ، إِبْعَادًا : دُور کرنا/ ہٹانا (IV)

مُبْعَد : (اسم مفعول) - دُور کیا گیا، ہٹایا گیا

اس کی جمع مُبْعَدُوْن

اردو میں : بُعد، بعید، بعد

لَا یَسۡمَعُوۡنَ حَسِیۡسَهَا - نہیں وہ سنیں گے اس کی آہٹ تک

(ح س س) (حَسَّ) کسی چیز کا حس (حواس) سے ادراک کرنا، چھو کر یا سن کر محسوس کرنا

حَسِیْس : آہٹ یا محسوس ہونے والی ہلکی آواز، سرسراہٹ

اردو میں : حِس، حواس، احساس، حساسیت، محسوس

وَ هُمۡ فِیۡ مَا - اور وہ ان (نعمتوں) میں ہوں گے جن کی

اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ - ان کے دل خواہش کریں گے

(ش ھ و)

اِشْتَهٰی یَشْتَهِیْ ، اِشْتِهَآءٌ : خواہش کرنا، چاہنا (VIII)

اردو میں : اشتہاء (بھوک)، شہوت

خٰلِدُوۡنَ - ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے

اِنَّ الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓى ۙ اُولٰٓـئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ ۝١٠١ لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا ۚ وَهُمۡ فِىۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۝١٠٢

ایک اعتراض کا جواب

- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا خیال ہے کہ جب سابقہ آیت کریمہ (اِنَّكُمۡ وَ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ) نازل ہوئی تو مشرکین نے کہا کہ اگر شرک کی وجہ سے معبود جہنم میں جائیں گے تو جہاں ہمارے معبود یعنی پتھر کے بت جائیں گے وہاں حضرت مسیح، حضرت عزیر اور ملائکہ بھی جائیں گے، کیونکہ ان کی بھی پوجا کی جاتی ہے۔اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے اچھے انجام کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے۔یعنی انبیائے کرام معصوم پیدا ہوتے ہیں ان کو کسی غلطی پر اللہ تعالیٰ باقی نہیں رہنے دیتا اور قیامت کے دن وہ نجات سے بہرہ ور ہوں گے اور بلند مرتبوں کے حامل ہونگے
- جن خوش نصیب لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا انھیں ایسے عیش و آرام سے نوازا اور ایسی نعمتوں سے بہرہ ور کیا جائے گا جس کا تصور بھی کسی دوسرے کے لیے ممکن نہیں۔
- وہ جس نعمت اور جس خوہش کا اظہار کریں گے وہ انہیں فوراًمل جائے گی وہاں کوئی ناممکن چیز ناممکن نہیں ہو گی
- اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خوشخبری دی/ضمانت دی ہے کہ اہل جنت، جنت کے قیام سے نہ کبھی آزردہ ہوں گے اور نہ اکتائیں گے اور انھیں کبھی اس بات کا تصور بھی نہیں ہوگا کہ یہاں سے نکل کر کہیں اور بھی جایا جاسکتا ہے (لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا)

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ

لَا يَحْزُنُهُمُ - نہیں غمگین کرے گی انہیں | حَزَنَ يَحْزُنُ ، حُزْنًا: غمگیں کرنا، دکھی کرنا

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ - بڑی گھبراہٹ (دہشت) (ف ز ع) فَزَعًا : دہشت زدہ ہونا۔ گھبرانا | فَزَع : وہ گھبراہٹ اور خوف جو انسان کو اس کے مقصد سے روک دے

اردو میں: فزع (جزع وفزع کرنا) [خوف، بے قراری، اور اضطراب کا مجموعی اظہار]

وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ - اور استقبال کریں گے ان کا فرشتے (ل ق ي) تَلَقّٰى يَتَلَقّٰى، تَلَقِّیٌ: لینے آنا، استقبال کرنا (V)

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِیْ - (اور کہیں گے) یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ - تم لوگوں کو وعدہ دیا گیا تھا | وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا: وعدہ کرنا، وعدہ دینا (XIVIII)

يَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ - جس دن ہم لپیٹ دیں گے آسمان کو (ط و ي) طَوٰى يَطْوِیْ ، طَيًّا : تہہ کرنا، لپیٹنا

كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ - لکھے ہوئے اوراق کے رجسٹر لپیٹنے کی طرح | كَ : حرف تشبیہ | سِجِلّ : رجسٹر، فائل کور

كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ - جس طرح ہم نے ابتدا کی پہلی پیدائش کی | بَدَاَ يَبْدَاُ ، بَدْءًا: شروع کرنا، ابتدا کرنا

نُّعِيۡدُهٗ ‌ؕ وَعۡدًا عَلَيۡنَا ‌ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

نُّعِيۡدُهٗ - (اسی طرح) ہم لوٹائیں گے اسے

اَعَادَ يُعِيْدُ ، عَادَةٌ : لوٹانا، دوبارہ کرنا

وَعۡدًا عَلَيۡنَا - (یہ) وعدہ ہم پر (لازم) ہے

اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ - بیشک ہم ہیں (یہ) کرنے والے۔

كَتَبَ يَكْتُبُ ، كِتَابَةٌ: فرض کرنا، لکھنا

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ - اور بلاشبہ یقیناً ہم نے لکھ دیا زبور میں

زَبُوْر : ہر لکھی ہوئی کتاب (مفسرین کی اکثریت نے اس مراد آسمانی کتب لی ہیں)

مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ - نصیحت کے بعد

اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا - کہ بیشک زمین کے وارث ہوں گے

وَرِثَ يَرِثُ ، وِرْثًا و وِرَاثَةٌ: وارث ہونا

عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ - میرے نیک بندے

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ
الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

وہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت اُن کو ذرا پریشان نہ کرے گا، اور ملائکہ بڑھ کر اُن کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ "یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا" وہ دن جبکہ آسمان کو ہم یوں لپیٹ کر رکھ دیں گے جیسے طومار میں اوراق لپیٹ دیے جاتے ہیں جس طرح پہلے ہم نے تخلیق کی ابتدا کی تھی اُسی طرح ہم پھر اُس کا اعادہ کریں گے یہ ایک وعدہ ہے ہمارے ذمے، اور یہ کام ہمیں بہرحال کرنا ہے، اور زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے

The Hour of the Great Terror shall not grieve them, and the angels shall receive them saying: "This is your Day which you had been promised."
On that Day We shall roll up the heavens like a scroll for writing. Even as We originated the creation first so We shall repeat it. This is a promise binding on Us; and so, We shall do.
Surely, We wrote in the Psalms, after the exhortation, that the earth shall be inherited by My righteous servants.

محمد اقبال

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

فزع اکبر سے کیا مراد ہے؟

- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ فزع اکبر سے مراد صور کا نفخہ ثانیہ (دوسرے صور کا پھونکا جانا) ہے جس سے سب مردے زندہ ہو کر انصاف کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے (اگرچہ بعض نے پہلا صور پھونکا جانا بھی مراد لیا ہے)

- آج یہ لوگ بڑی ڈھٹائی سے قیامت کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن جب وہ دن اچانک آدھمکے گا تو ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ ہولناک دن فزع اکبر سے شروع ہوگا۔ یعنی اس دن کا آغاز ایک ایسے نفخہ سے ہوگا جس سے عظیم گھبراہٹ طاری ہو جائے گی اور ساری دنیا کے لوگ گھبرا اٹھیں گے۔

- اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کا فضل و کرم کہ اس حال میں بھی اس کے صاحب ایمان بندوں پر یہ گھبراہٹ اثر نہیں کرے گی اندازہ ہی نہیں ہوگا کہ آج کے دن کی عام کیفیت کیا ہے وہ نہایت پرسکون حالت میں اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور میدان حشر کی طرف رواں دواں ہو جائیں گے اور فرشتے خوش آمدید کہنے کے لیے ان کے راستے میں موجود ہوں گے وہ ایک ایک کا نہایت احترام کے ساتھ استقبال کریں گے، نہایت حوصلہ افزاء کلمات کہیں گے اور انھیں بشارت دیں گے کہ دنیا میں جن ابدی کامرانیوں کو آپ کو مژدہ سنایا جاتا رہا آج انھیں کامرانیوں کے حصول کا مبارک دن ہے اور یہی وہ امید افزا دن ہے جس کا انبیاء کے واسطے سے آپ سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ (اللھم جعلنا منھم — آمین)

- روزِ قیامت کی ہیبت اور ہولناکی کو ذہنوں میں مزید پیوست کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کہ اس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے اوراق کسی فائل میں لپیٹ کر محفوظ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کا ایک ایک ورق الٹ دیا جائے گا۔ اس کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔ میدان حشر قائم ہونے سے پہلے نئے سرے سے کائنات کی بساط بچھے گی۔ اب آسمان بھی نئے ہوں گے، زمین بھی نئی ہوگی اور اس کائنات کے قوانین و فرامین بھی نئے ہوں گے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾

زمین کی وراثت

- وراثت سے مراد زمین پر اقتدارِ اعلیٰ کا وہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مطابق صالح بندوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ اللہ نے انسان کو خلیفہ بنا کر زمین کی تعمیر، اصلاح، اور مادی و روحانی ترقی کی ذمہ داری دی۔ اس کے لیے انبیاء نے ایک مکمل منہاج (طریقِ کار) اور قوانین مقرر کیے تاکہ انسان توازن کے ساتھ مادی اور روحانی ارتقاء کرے۔ جب انسان ایمان اور عمل صالح کے ساتھ خلافت کے فرائض انجام دیتا ہے تو زمین کی وراثت اسی کے حصے میں آتی ہے، مگر جب ایمان اور عمل میں جدائی پیدا ہو جاتی ہے تو اقتدار نااہل، ظالم یا محض مادی ترقی کے دلدادہ لوگوں کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔ یہی سنتِ الٰہیہ ہے کہ زمین کی حقیقی وراثت ہمیشہ ان بندوں کے لیے ہے جو ایمان و عمل میں توازن رکھتے ہیں۔

- وراثت سے مراد زمین پر اقتدارِ اعلیٰ کا وہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مطابق صالح بندوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ اللہ نے انسان کو خلیفہ بنا کر زمین کی تعمیر، اصلاح، اور مادی و روحانی ترقی کی ذمہ داری دی۔ اس کے لیے انبیاء نے ایک مکمل منہاج (طریقِ کار) اور قوانین مقرر کیے تاکہ انسان توازن کے ساتھ مادی اور روحانی ارتقاء کرے۔ جب انسان ایمان اور عمل صالح کے ساتھ خلافت کے فرائض انجام دیتا ہے تو زمین کی وراثت اسی کے حصے میں آتی ہے، مگر جب ایمان اور عمل میں جدائی پیدا ہو جاتی ہے تو اقتدار نااہل، ظالم یا محض مادی ترقی کے دلدادہ لوگوں کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔ یہی سنتِ الٰہیہ ہے کہ زمین کی حقیقی وراثت ہمیشہ ان بندوں کے لیے ہے جو ایمان و عمل میں توازن رکھتے ہیں۔

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۗ

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا - بیشک اس (نصیحت) میں یقیناً پیغام ہے

بَلٰغًا : پیغام

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ - بندگی کرنے والے لوگوں کے لیے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ - اور نہیں ہم نے بھیجا آپ کو

اَرْسَلَ يُرْسِلُ ، اِرْسَالًا : بھیجنا (IV)

اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - مگر رحمت بنا کر سب جہان والوں کے لیے

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ - کہہ دیجئے یقیناً میری طرف تو صرف یہ وحی کی جاتی ہے

اَوْحٰى يُوْحِىْ ، اِيْحَآءٌ : وحی کرنا (IV)

اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - کہ بیشک تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ - تو کیا تم فرماں برداری کرنے والے ہو۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ - پھر اگر وہ منہ موڑلیں تو آپ کہہ دیجئے

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى ، تَوَلِّىْ : منہ موڑنا (V)

اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ - میں نے خبردار کردیا ہے تمہیں برابر (پوری طرح)

اٰذَنَ يُؤْذِنُ ، اِيْذَانًا : خبردار کردینا (III)

وَاِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

وَاِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ - اور نہیں میں جانتا کیا قریب ہے

دَرٰی يَدْرِیْ ، دِرَايَةٌ : جاننا، معلوم ہونا

اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ - یا دُور جس (عذاب) کا تم وعدہ دیے جاتے ہو

وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا : وعدہ کرنا، وعدہ دینا

اِنَّهٗ يَعْلَمُ - بلاشبہ وہ جانتا ہے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ - بلند آواز سے کی ہوئی بات کو

جَهْرَ : دیکھنے یا سننے میں کسی چیز کے کھلم کھلا ظاہر ہونے کا نام (بلند آواز)

وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ - اور وہ (بھی) جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو

كَتَمَ يَكْتُمُ ، كِتْمَانًا : چھپانا، پوشیدہ رکھنا

وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ - اور نہیں میں جانتا (کہ) شاید یہ

فِتْنَةٌ لَّكُمْ - آزمائش ہو تمہارے لیے

فِتْنَةٌ : آزمائش، امتحان

وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ - اور کچھ فائدہ اٹھانا ہو ایک وقت تک

مَتَاعٌ : فائدہ، نفع، وہ سامان جو کام آتا ہے

حِيْنٍ : زمانہ، مدت (غیر متعین وقت)
" کسی وقت، کچھ دیر کے لیے، ایک مدت تک "

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ - اس (رسول) نے کہا (اے میرے) رب فیصلہ فرما

حَكَمَ يَحْكُمُ ، حُكْمًا : حکم دینا، فیصلہ کرنا

بِالْحَقِّ - حق کے ساتھ

وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ - اور ہمارا رب نہایت مہربان ہے

الْمُسْتَعَانُ - (جس سے) مدد طلب کی جاتی ہے

(ع و ن) اِسْتَعَانَ يَسْتَعِينُ ، اِسْتِعَانَةٌ : مدد مانگنا (X)

مُسْتَعِينٌ : مدد مانگنے والا - (اسم فاعل)

مُسْتَعَانٌ : جس سے مدد مانگی جائے - (اسم مفعول)

عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ - ان (باتوں) پر جو تم بیان کرتے ہو

وَصَفَ يَصِفُ ، وَصْفًا : بیان کرنا

اردو میں : وصف، اوصاف، توصیف، صفت، صفات

إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَٰغًا لِّقَوْمٍ عَٰبِدِينَ ١٠٦ وَمَا أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ ١٠٧ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ١٠٨ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ
ءَاذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَآءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِيٓ أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ١٠٩ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ مِنَ ٱلْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ١١٠ وَإِنْ أَدْرِى لَعَلَّهُۥ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ
حِينٍ ١١١ قَٰلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ١١٢

اِس میں ایک بڑی خبر ہے عبادت گزار لوگوں کے لیے، اے محمدؐ، ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے، اِن سے کہو "میرے پاس جو وحی آتی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارا خدا صرف ایک خدا ہے، پھر کیا تم سرِ اطاعت جھکاتے ہو؟" اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ "میں نے علی الاعلان تم کو خبردار کر دیا ہے اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے قریب ہے یا دُور، اللہ وہ باتیں بھی جانتا ہے جو باآواز بلند کہی جاتی ہیں اور وہ بھی جو تم چھپا کر کرتے ہو، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ (دیر) تمہارے لیے ایک فتنہ ہے اور تمہیں ایک وقت خاص تک کے لیے مزے کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے" (آخرکار) رسولؐ نے کہا کہ "اے میرے رب، حق کے ساتھ فیصلہ کر دے، اور لوگو، تم جو باتیں بناتے ہو اُن کے مقابلے میں ہمارا ربِّ رحمان ہی ہمارے لیے مدد کا سہارا ہے"

Herein, surely, is a message for those devoted to worship. We have sent you forth as nothing but mercy to people of the whole world. Say: "It is revealed to me that your God is only One God. Will you, then, submit to Him?" If they turn away, say to them: "I have warned you all alike; and I cannot say whether what you have been promised101 is near or distant. Indeed, He knows what you say loudly and what you hide. I think that this [reprieve] is possibly a trial for you, an opportunity to enjoy yourselves until an appointed time." The Messenger said: "My Lord! Judge with truth. Our Compassionate Lord alone is our support against your (blasphemous) utterances."

محمد اقبال

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾

نبی کریم ﷺ کی رسالت اہل عالم کیلئے رحمت

- **رحمت کیا ہے :** انسان کے لیے سب سے بڑی رحمت وہ ضابطہ حیات ہے جو آپ ؐ لے کے آئے اور جس پر عمل کرنے کے نتیجے میں یہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور آخرت میں ہمیشہ کی زندگی میں سرخروئی کا باعث بھی۔

- لیکن آپ ﷺ کی رحمت محض تعلیم یا الفاظ تک محدود نہ تھی، بلکہ آپ نے اپنی پوری زندگی میں شفقت، ایثار، قربانی، اور ہمدردی کی عملی مثالیں قائم کیں۔ آپ ﷺ نے جس امت کو تربیت دی، اس میں محبت، عدل، خیر خواہی اور ذمہ داری کا شعور پیدا کیا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات نے انسانی رشتوں کو ایک نئے معنی دیے — باپ شفیق و مہربان بنا، ماں سراپا ایثار، اولاد فرماں بردار، اور معاشرہ باہمی محبت و احترام کی بنیاد پر استوار ہوا۔ ان اقدار سے خاندان وجود میں آئے، خاندانوں سے معاشرہ بنا، اور اسی معاشرے نے ایک ایسی ریاست کی بنیاد رکھی جو عدل، امن اور رحمت کا گہوارہ تھی

- اس ریاست میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں، ماحول، نباتات اور حتیٰ کہ جمادات کے حقوق بھی تسلیم کیے گئے۔ سڑکیں، گلیاں، اور بستیاں بھی ایذا کا سبب نہیں بلکہ سہولت اور سکون کا ذریعہ بن گئیں۔ آپ ﷺ کی رحمت نے انسان کو انسان سے جوڑ دیا، دولت بانٹنے کا جذبہ پیدا کیا، اور دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے کا درس دیا۔ جب زمین پر اس رحمت کا سایہ پھیلتا ہے تو ظلم و فساد کی جگہ امن و انصاف اور محبت کے پھول کھلنے لگتے ہیں۔ سب سے پہلے عربوں نے اس رحمت کا فیض پایا، اور پھر وہ اس پیغام کو لے کر دنیا کے چاروں گوشوں میں پھیل گئے۔ ان کی بدولت دنیا نے پہلی مرتبہ ایسے انسان دیکھے جو خود بھی رحمت کا مظہر تھے اور دوسروں کے لیے رحمت کی ضمانت بھی۔ بدقسمتی سے آج مسلمان اپنی اصل راہ سے ہٹ گئے ہیں، لیکن جہاں کہیں بھی خیر، انسانیت، یا سکون کی کوئی جھلک دکھائی دیتی ہے، وہ اسی "رحمۃٌ لِّلعالمین" ﷺ کے فیض کا تسلسل ہے — وہ رحمت جو صرف انسانوں کے لیے نہیں، بلکہ تمام جہانوں کے لیے تھی۔

قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

رحمت للعالمین ﷺ اور ضابطۂ حیاتِ الٰہی کی پیروی

- اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اہل جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اس رحمت دو عالم کو حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو خبردار کردیں کہ اگر تم میری رحمت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اس کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کیونکہ جب تک تم وحدت اِلٰہ پر یقین نہیں لاتے اس وقت تک تمہارے نظریات میں نہ فکری وحدت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ تمہاری زندگی میں یکسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدت کو چھوڑ کر نہ جانے تم کس کس آستانے پر جھکو گے۔ اپنی زندگی کے اصول و ضوابط کے لیے نہ جانے تم کہاں کہاں کی دریوزہ گری کرو گے اور تم زندگی کے آخری رہنما کو تسلیم کرنے کی بجائے نہ جانے کس کس کو رہنما بناؤ گے اور کس کس کو اپنا آئیڈل ٹھہراؤ گے؟

- یہ بنیادی سبق دینے کے بعد آپ (ﷺ) کو حکم دیا گیا کہ ان لوگوں سے پوچھئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ضابطہ حیات اور اس ضابطے کی وضاحت کرنے والی زندگی کے اپنے آپ کو سپرد کرتے ہو یا نہیں۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری شخصیت، تمہارے خاندان، تمہارے معاشرے اور تمہاری ریاست کی تمام تاریکیاں روشنی میں بدل جائیں تو پھر تمہیں انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر ادارہ اور ہر نظم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا ہوگا اور آپ ﷺ کی سنت کا اپنے آپ کو پابند کرنا ہوگا کیونکہ یہی وہ رویہ ہے جس سے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہو سکتے ہو، اسی کے نمائندہ بن کر نبی کریم ﷺ تشریف لائے ہیں۔

- پھر آپؐ کو حکم دیا گیا کہ اگر لوگ آپؐ کی مسلسل تنبیہ کے باوجود اپنی روش نہ بدلیں تو آپ واضح کردیں کہ آپ نے خدا کا پیغام پوری امانت کے ساتھ پہنچا دیا ہے۔ اگر وہ پھر بھی اعراض کریں تو جان لیں کہ عذاب کا آنا یقینی ہے، البتہ اس کا وقت صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ آپ ﷺ کا کام صرف خبردار کرنا ہے، وقتِ عذاب بتانا نہیں۔ عذاب میں تاخیر ممکن ہے، مگر اس کا وقوع حتمی ہے

اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنۡ اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ لَّكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

- **باطن و ظاہر سے باخبر ربّ کی تنبیہ (110):** مشرکینِ مکہ بار بار نبی کریم ﷺ سے عذاب یا قیامت کے آنے کا مطالبہ کرتے اور تاخیر پر طعنہ دیتے کہ اگر واقعی قیامت آنی ہے تو اب تک کیوں نہیں آئی۔ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ تاخیر ہی ان کے ایمان نہ لانے کا سبب ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری نیتیں، ارادے اور یہ ظاہری و خفیہ باتیں سب اللہ کے علم میں ہیں۔ تم جو بلند آواز سے کہو یا دل میں چھپاؤ، کچھ بھی اُس سے پوشیدہ نہیں۔
- **عذاب کی تاخیر: آزمائش یا مہلت؟(111):** یہ جو عذاب میں تاخیر ہو رہی ہے، میں اس کا سبب نہیں جانتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمتوں کے بارے میں جب تک کسی بات کا علم اپنے پیغمبر کو نہیں دیتا تو پیغمبر خود سے نہیں جان سکتا۔ اس لیے میں اس تاخیر کے بھید سے واقف نہیں ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے ایک آزمائش ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی اللہ تعالیٰ تمہیں کچھ مہلت دینا چاہتا ہو۔ اگر یہ آزمائش ہے تو تمہیں اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو بدلنے اور بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر دوسری صورت ہے تو شکر کا رویہ اختیار کر کے اپنے انجام کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے
- **آخری آیت :** آپ ﷺ نے پروردگار سے دعا فرمائی کہ میری طرف سے تبلیغ و دعوت میں کوئی کمی نہیں اور مخالفین کی ستم رانیاں وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اگر ان پر اتمامِ حجت ہو چکا ہے تو میری دعا ہے کہ آپ ان مخالفین اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیجیے۔ دنیا کی نگاہیں حق و باطل کی اس کشمکش کے نتیجے پر لگی ہوئی ہیں۔ الٰہی ! تو ایسا فیصلہ فرما جس سے حق کا حق ہونا واضح ہو جائے اور باطل کا باطل ہونا مبرہن ہو جائے اور پھر کفار کو سنا کر یہ بات کہی جا رہی ہے کہ ہم اپنے رب سے فیصلے کے اس لیے متمنی ہیں کہ وہی خدائے رحمٰن ہے جو اپنے بندوں کے حالات جانتا بھی ہے اور مہربانی بھی فرماتا ہے۔ ہم تمہاری طرح کسی اور آستانے پر جھکنا نہیں جانتے، ہمارے لیے وہی ایک آستانہ ہے۔ اس لیے جو کچھ تم ہماری مخالفت میں کہتے ہو، ہم اس کے لیے بھی اللہ سے مدد کے طالب اور خواستگار ہیں

جس نے دیا ہے درد وہی چارہ گر بھی ہے   کہنی ہے چارہ گر سے ہی خود چارہ گر کی بات

اضافی مواد

Reference Material

یاجوج ماجوج- (Gog and Magog)

- لفظ "یَأْجُوج وَ مَأْجُوج "عربی زبان میں سامی زبانوں، غالباً عبرانی زبان سے آیا ہے۔ عبرانی (تورات حزقی ایل کے صحیفے) میں "Gog, of the land of Magog" کے الفاظ میں آئے ہیں
- یہودی روایات (Old Testament) میں یاجوج ماجوج کو آخری زمانے کی جنگ سے جوڑا گیا ہے (Gog قوم شمال سے آئے گی اور (بنی) اسرائیل پر حملہ کرے گی
- مسیحی روایات (New Testament) میں یاجوج و ماجوج کا ذکر آخری جنگ (Armageddon) جسے اسلامی روایات میں ملحمة العظمیٰ/ ملحمة الکبریٰ کہا جاتا ہے کے تناظر میں ہے، جہاں شیطان انہیں جمع کرے گا
- اسلامی روایات میں یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم سورہ کہف (آیت 94–98) اور سورہ انبیاء (آیت 96) میں آیا ہے اور احادیث کی کتب جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی احادیث موجود ہیں جن کے مطابق ان کا خروج قیامت سے قریب ہوگا
- یاجوج ماجوج کا ذکر ایک پر اسرار اور آخر الزمان کی علامات میں شامل فتنہ کے طور پر ہوا ہے
- یاجوج ماجوج کون سی قوم یا اقوام ہیں؟ اس کے حتمی تعین میں بہت مشکلات ہیں اہل علم کے لیے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے بارے میں علماء و محققین میں بہت زیادہ اختلافات ہیں۔ اگر ہم اس تعین میں موجود مشکلات پر نظر ڈالیں تو معاملے کی تفہیم بہتر ہو سکتی ہے

یاجوج ماجوج کے تعین میں موجود مشکلات

- **تاریخی و جغرافیائی ابہام** - یاجوج و ماجوج کے مقام، زبان، اور تہذیب سے متعلق قرآن و حدیث میں بہت کم صراحت ہے۔ قرآن سورہ کہف میں صرف اتنا ذکر ہے کہ ذوالقرنین نے ان کے ظلم و فساد کو روکنے کے لیے ایک سد (دیوار) تعمیر کی۔ لیکن کوئی واضح جغرافیائی یا نسلی تفصیل نہیں دی گئی۔ اس طرح قدیم ماخذ کی کتب میں انہیں ایک قوم یا علاقے سے جوڑا گیا ہے، لیکن اس کی تطبیق مشکل ہے۔
- **عمومی نوعیت کی علامات**- بعض روایات میں انہیں بہت طاقتور، تیز رفتار افزائش رکھنے والی اور زمین پر فساد پھیلانے والی کہا گیا ہے۔ لیکن ان صفات کی روشنی میں ان کا تعین کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ صفات کسی مخصوص قوم تک محدود نہیں۔
- **روایات کی کثرت اور تنوع**: احادیث میں یاجوج و ماجوج کے ذکر میں بھی تنوع ہے، کچھ روایات ان کی کثرت اور جنگی قوت کو نمایاں کرتی ہیں، تو کچھ ان کے ظہور کو قیامت کی بڑی علامات میں شامل کرتی ہیں۔ ان کی تشریح میں وقت، سیاق اور محدثین کے اختلافات بھی موجود ہیں۔(اس ضمن میں بہت سی روایات ایسی بھی ہیں جو صحتِ سند کے ساتھ ثابت نہیں ہوتیں ان کو چھانٹنے کی ضرورت بھی ہے)

اسلامی لٹریچر میں تین معروف نقطۂ نظر

1. **یاجوج ماجوج قدیم وحشی قبائل** - ابن کثیر، طبری، اور دیگر مفسرین کے مطابق یأجوج ومأجوج وسط ایشیا کے جنگلی قبائل تھے، جو چین، منگولیا یا قفقاز کے پہاڑی علاقوں میں رہتے تھے یعنی انہوں نے اس کا اطلاق تاتاری اقوام پر کیا ہے جنہوں نے مسلمانوں پر شدید حملے کیے اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلائی۔

یاجوج ماجوج کے تعین میں موجود مشکلات

اسلامی لٹریچر میں تین معروف نقطہ نظر

2. چینی یا ترک نسل کی اقوام۔ علامہ ابن خلدون اور بعض جدید محققین نے انہیں ترکستان اور اس کے شمالی علاقے (قفقاز، منگولیا، وسطی ایشیا) کو ان اقوام کا ممکنہ ماخذ بتایا گیا ہے ۔اس علاقے سے تاریخی طور پر کئی اقوام نے مہذب دنیا پر متعدد مرتبہ حملے کرکے انہیں تباہ و برباد کیا

3. یورپی اقوام یا مغربی استعمار - بعض جدید مفسرین نے یاجوج و ماجوج کو استعمار، استکبار، اور مغرب کے مادی نظام سے تشبیہ دی ہے، جو دنیا پر اثرانداز ہو رہے ہیں اور انسانیت کو اخلاقی و روحانی طور پر کمزور کر رہے ہیں۔ سید قطب اور ڈاکٹر اسرار احمد وغیرہ کے نزدیک یأجوج ومأجوج تہذیبی انتشار، مادہ پرستی یا شیطانی قوتوں کی علامت ہیں۔

⇦ مولانا مودودی کے نزدیک یاجوج و ماجوج ایک عظیم فتنہ ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے، مگر ان کی اصل حقیقت اور مقام کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں۔ انہوں نے اس معاملے کو متشابہات میں شمار کیا اور اسے ایمان بالغیب کے طور پر قبول کرنے کی تلقین کی

⇦ ڈاکٹر ذاکر نائیک اور احمد دیدات کے مطابق یہ روس، چین یا یورپی اقوام ہو سکتی ہیں، جو جدید ہتھیاروں سے لیس ہیں

⇦ مولانا وحید الدین خان انہیں مغربی تہذیب کی مادہ پرستی سے تعبیر کرتے ہیں۔

⇦ مولانا حمید الدین فراہی (فراہی مکتب فکر) کے مطابق یاجوج و ماجوج انسانوں کی وہ قوتیں ہیں جو دین سے آزاد ہو کر فساد فی الارض کا سبب بنتی ہیں، اور آخری دور میں ان کی شکل عالمی قوتوں کی صورت میں ظاہر ہو گی۔

یاجوج ماجوج- (Gog and Magog)

- علامہ اقبال: انہوں نے اسے مغربی تہذیب کی عقلیت پرستی، مادہ پرستی اور طاقت پر مبنی استعمار سے تشبیہ دی ہے
- ڈاکٹر محمد علی الصابونی (تفسیرِ صابونی) کا خیال ہے کہ یأجوج و مأجوج جینیاتی طور پر تبدیل شدہ (Genetically Modified) مخلوقات ہو سکتی ہیں، جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی۔
- حسین محی الدین قادری نے اپنی کتاب مین اس بات کا احتمال ظاہر کیا ہے کہ عین ممکن ہے یاجوج ماجوج (Aliens) ہوں

یاجوج ماجوج سے متعلق احادیث مبارکہ – حقیقی ہیں یا تمثیلی؟

- احادیث مبارکہ میں یاجوج و ماجوج کے بارے میں فرمایا گیا ہے اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہو گی، وہ ایک عظیم فساد برپا کریں گے، وہ ہر بلندی سے اُتریں گے، ان کے ظہور کے بعد قیامت قریب آ جائے گی.....
- حقیقی یا تمثیلی ہونے کے ضمن میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے
- جمہور علماء کا رجحان یہی ہے کہ یہ حقیقی اقوام ہیں جو ایک وقت پر نکلیں گی اور زمین پر ظاہر ہوں گی (ابن تیمیہ، ابن باز اور دیگر علماء کے نزدیک یہ احادیث لفظی معنی پر مبنی ہیں، یعنی یأجوج و مأجوج ایک حقیقی قوم ہیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی)
- ڈاکٹر طٰہٰ جابر العلوانی جیسے مفکرین کا خیال ہے کہ یہ احادیث تمثیلی انداز میں انسانی تباہ کن صلاحیتوں (جیسے جوہری ہتھیار، ماحولیاتی تباہی) کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ جاوید احمد غامدی بھی اسے تمثیلی مانتے ہیں کہ یہ دراصل انسانی مادہ پرست تہذیب یا عالمی قوتوں کی علامت ہو سکتی ہے جو دین و اخلاق کے بغیر دنیا پر چھا جائیں گی۔
- علامہ یوسف القرضاوی کے مطابق یہ احادیث منگول حملوں کی پیش گوئی ہو سکتی ہیں، جو اسلامی تہذیب کے لیے آزمائش بنے۔

یاجوج ماجوج — ایک متوازن اسلامی نقطۂ نظر

- یأجوج و مأجوج کا مسئلہ غیبی امور میں سے ہے (جس سے مکمل طور پر پردہ نہیں ہٹایا گیا)، جس پر مکمل یقین رکھنا ضروری ہے، لیکن ان کی تاریخی یا جغرافیائی تعین میں احتیاط لازم ہے۔ قرآن و حدیث کے بیانات کو استعاراتی اور حقیقی دونوں پہلوؤں سے سمجھا جاسکتا ہے۔
- جدید دور میں ان کی تشریح انسانی تہذیب کے بحران سے جوڑنا بھی معنی خیز ہے، یأجوج و مأجوج کی علامتی تصویر، تہذیبی انتشار کی نشاندہی کرتی ہے۔
- آخرت کی نشانی کے طور پر ان کا ظہور انسانیت کو توبہ اور اصلاح کی طرف راغب کرنے کا ذریعہ ہے
- ⇦ قرآن وسنت کی روشنی اور تاریخی وجدید تحقیقی تجزیے کی بنیاد پر یاجوج وماجوج ایسی عالمی طاقتیں ہیں جو کسی خاص نسل یا قوم تک محدود نہیں۔ ان کی اصل اہمیت ان کے کردار، اثر، اور فتنہ انگیزی میں ہے نہ کہ صرف ان کی جغرافیائی شناخت میں
- ⇦ یاجوج وماجوج کا خروج قیامت کی بڑی علامات میں سے ایک ہوگا
- ⇦ یہ ممکن ہے ان کا ظہور کسی عظیم عالمی جنگ کی صورت میں ہو یا جدید ٹیکنالوجی، AI، یا عالمی سیاسی طاقت کی ایسی یلغار کی شکل میں جو اخلاقی اقدار اور عدل وانصاف کو تہس نہس کردے (اللہ اعلم)
- ⇦ یاجوج وماجوج کا تصور قرآن وسنت میں فساد، غلبہ، اور انکارِ الٰہی کی علامت ہے۔ ان کی شناخت ممکن ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید واضح ہو، لیکن ان کے خطرے سے بچاؤ کا واحد راستہ وہی ہے جو قرآن نے ذوالقرنین کی زبان سے دیا: "فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ.... یعنی اہلِ ایمان کا اجتماعی عزم، جدوجہد، اور دینی قیادت)۔ خوفِ خدا رکھنے والی قوت کا ساتھ جو زمین پر عدل وانصاف اور امن کی ضامن ہو)

سورة

- یہ انسان